سخنان

نیا شمارہ جن ایام پر محیط ہے ان میں ۲۰ رجمادی الثانی خاتون جنت بضعۃ الرسول بتول عذرا انسیہ حورا سیدۃ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہراء صلوٰۃ اللہ علیہا کی ولادت باسعادت کی تاریخ ہے۔ آپ کی سیرت طیبہ بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اس لئے کہ طبقۂ خواتین کے لئے آپ ہی کی ذات مبارکہ نمونۂ عمل ہے خوش قسمت اور لائق مبارکباد ہیں وہ عورتیں جو سیدۂ عالمیان کی حیات ہدایت آموز کی پیروی کر کے صحتمند و خوش اخلاق معاشرہ تشکیل دینے میں مصروف ہیں۔

یکم رجب المرجب کو امام خامس باقر علم النبیین حضرت محمد باقر علیہ السلام کی عید میلاد ہے۔ نشر علوم محمدؐ آپ کا عظیم کارنامہ ہے آپ کی ذات حمیدہ صفات ''والفضل ماشهدبه الاعداء'' کی مصداق تھی۔ دشمن بھی آپ کی جلالت علمی وعظمت کردار کے معترف تھے ۔آپ عالم طفلی میں بھی جب مظالم کے پہاڑ آپ اور آپ کے خانوادہ اور دوسرے حق پرست افراد پر توڑے جارہے تھے، ظلم وستم سے خوفزدہ نہیں ہوئے بلکہ ہمت شکن حالات میں بھی سلطان جابر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جو گفتگو کی اس نے جبر و بربریت کے بھرے دربار میں محمدی کردار اور علوی جرأت اظہار کی وہ مثال قائم کی جو ہمیشہ فرزندان توحید و جانبازان اسلام کے لئے مشعل راہ رہے گی۔

پنجم رجب المرجب امام عاشر حضرت علی نقی علیہ السلام کی ولادت اور ۳رجب شہادت امام کی تاریخ ہے۔ آپ کی زندگی بھی مصائب و مظالم کے حصار میں رہی مگر آپ نے بھی راہ بشریت کو اطاعت وعبادت، شفقت و رحمت، ضبط وتحمل صبر و رضا کے چراغوں سے ایسا روشن کر دیا کہ آج بھی حق طلب و حق شناس انسان اپنے سفر زندگی میں اسی نورانیت کردار سے مستفیض ہو کر اپنے کو دین کی نظر میں سچا اور دنیا کی نظر میں اچھا بنا سکتا ہے۔

اور دہم رجب المرجب امام تاسع حضرت محمد تقی علیہ السلام کا یوم پیدائش ہے۔ آپ بھی علم وعمل کے مخزن، تشنگان علوم کے مرجع، یتیموں اور مسکینوں کے ملجا و ماویٰ اور اللہ کے نمائندۂ برحق تھے۔ تاریخ آج بھی اپنی زبان میں امام کی علمی بلندی وحکمت عملی کا قصیدہ پڑھ رہی ہے کہ ایک زمانے کی نظر میں بچہ زمانے کے بڑے بڑے علماء کے سرخدا کی دی ہوئی بڑائی کے سامنے جھکوا کر سچے جانشین رسولؐ کی طرف اذہان کو متوجہ کر دیتا ہے۔

معصومین علیہم السلام کا دراصل وہی چاہنے والا ہے جو جھوٹ سے دور رہے اور سچ کا ساتھ دے۔ افسوس ہے کہ آج کل نام نہاد عقیدہ دار لوگ اخبار کے مراسلوں میں اپنے مکر و زور، کینہ و عناد، فتور و حسد کے تحت اپنی بدباطنی اور کج نظری کا مستقل ثبوت فراہم کرتے رہتے ہیں لگتا ہے جیسے جھوٹ کے پل باندھنا ان کا اور چلمن کے پیچھے بیٹھے ان کے آقاؤں کا پرانا پیشہ

ہے۔شیعہ کالج کی تعمیر وتاسیس کے حقائق وحالات سے ناواقف افراد آئے دن اپنی بے سوادی یا مکاری کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں شیعہ کالج کے موسسین کی ایک فہرست ہے لیکن علماء میں سوا آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے بانی قدوۃ العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید آقا حسن نقوی طاب ثراہ اور سید الادباء خطیب اعظم مولانا سید سبط حسن نقوی فاطر آعلی اللہ مقامہ کوئی تیسری ذات نہیں ہے البتہ روساء افراد کئی عدد ہیں جو مؤسسین وبانیان کی حیثیت رکھتے ہیں مثلاً نواب رامپور جناب حامد علی خانصاحب، حاجی نواب سر فتح علی خاں رئیس لاہور وتعلقدار نوابگنج علی آباد (بہرائچ) وغیرھم ـــــــ ذاکر شام غریباں عمدۃ العلماء مولانا سید کلب حسین نقوی مجتہد نے اجلاس چہل آل انڈیا شیعہ کانفرنس منعقدہ ۲۸/۲۹/دسمبر ۱۹۵۵ء بمقام میرٹھ اپنے خطبۂ صدارت میں فرمایا تھا کہ ''آج میں جس کانفرنس کے فرائض صدارت انجام دینے کے واسطے حاضر ہوا ہوں اس کانفرنس نے اور میں نے ایک ہی آغوش میں پرورش پائی۔منزل تربیت ایک تھی، مرکز نشوونما ایک تھا یعنی میرے والد مرحوم حضرت قدوۃ العلماء مولانا سید آقا حسن صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ نے ۱۹۰۷ء میں اس کانفرنس کی بنیاد رکھی۔'' اثناء تقریر عمدۃ العلماء نے فرمایا اس کانفرنس نے عالم رنگ وبو میں آنکھ کھولتے ہی دینی ودنیاوی میدان میں عملی اقدامات شروع کردیئے۔واعظین ومبلغین معین کئے گئے جو تمام ہندوستان میں دورہ کرکے قوم کی دینی ودنیاوی خدمات انجام دیں۔دارالتالیف اور دارالترجمہ قائم کیا گیا۔شیعوں کی اقتصادی اصلاح کے پروگرام بنائے گئے۔شیعہ شوگر فیکٹری کا افتتاح کیا گیا۔ابتدائی تعلیم کا مدرسہ قائم کیا گیا۔دارالمطالعہ کھولا گیا۔طلبہ کے وظائف جاری کرنے کی تحریک پیش ہوئی اور وظائف دیئے گئے۔یتیم خانہ بھی اسی دور کی بنیاد ہے اور شیعہ کالج جو آج مچل مچل کے آغوش مادر سے باہر نکلنا چاہتا ہے وہ بھی اسی ایک اصل کی فرع ہے ان میں سے بعض چیزیں خدا کے فضل سے اب تک موجود ہیں اور بعض ختم ہوگئیں۔''

درمیان تقریر شیعہ کالج کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''اگر چہ یہ کالج شیعہ کانفرنس سے دامن کش ہے اور اپنے کو کانفرنس کا ماتحت نہیں سمجھتا یہاں تک کہ کانفرنس کے جلسہ میں اپنی سالانہ رپورٹ بھی نہیں پیش کرتا لیکن ماں باپ کو جو محبت اولاد سے ہوتی ہے وہ محبت اولاد کو ماں باپ سے نہیں ہوتی اس لئے شیعہ کالج شیعہ کانفرنس سے کتنا ہی بےفکر کیوں نہ رہے لیکن کانفرنس تو اس کی خیراندیش ہی رہے گی اس لئے ضروری ہے جہاں ہم اس جلسہ میں اور تمام چیزوں پر غور کریں وہاں شیعہ کالج سے بھی بےفکر نہ رہیں۔''

مولانا سید محمد حسین صاحب نوگانوی طاب ثراہ تذکرۂ بے بہا فی تاریخ العلماء میں صفحہ ۶۰ پر قمطراز ہیں کہ ''۱۳۱۹ھ میں آپ (قدوۃ العلماء) نے انجمن صدر الصدور قائم کی جو ۱۳۲۳ھ میں آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے نام سے مشہور ہوگئی اور اسی کانفرنس کے اجلاس ہشتم میں شیعہ کالج کا بیڑہ اٹھایا گیا اور اسی کے چندہ کے لئے آپ (قدوۃ العلماء) اور نواب سر فتح علی خاں رئیس لاہور وجنرل سکریٹری کانفرنس (مولانا سید علی غضنفر اجتہادی) جانسٹھ تشریف لائے۔'' مولانا نوگانوی صاحب کا بیان کافی حد تک نتیجہ خیز اور فیصلہ کن ہے۔

آخر میں مستفیضان ''شعاع عمل'' سے درخواست ہے کہ وہ دیگر حضرات کو بھی ماہنامہ کا ممبر بنائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ مومنین کرام علمی وتحقیقی مضامین سے مستفید ہوسکیں۔　　　(ادارہ)